بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر۲۔ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع ______ قریشی آرٹ پریس

کتابت ______ سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ______ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت ______ مارچ ۲۰۰۴ء

ا۔امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدانے فرمایا ہے، جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملحق کردیا اور ان کے عمل سے کوئی شے کم نہیں کی۔ (طور) پھر امام نے فرمایا جو لوگ ایمان لے آئے ہیں نبی اور امیرالمومنین پر اور ان کی اولاد میں آئمہ اور اوصیاء پر اور ہم نے کم نہیں کیا ان کی ذریت سے اس حجت کو جو رسول لائے علیؑ کے بارے میں ان کی دلیل اور حجت (نبوت ہو یا امامت) ایک ہی ہے اور اطاعت بھی ایک ہی طرح کی ہے۔

٢ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عِيسَى ، عَنْ دَاوُدَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : نَحْنُ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ سَوَاءٌ وَفِي الْعَطَايَا (١) عَلَى قَدْرِ مَا نُؤْمَرُ.

۲۔فرمایا، امام جعفرصادق علیہ السلام نے ہم علم اور شجاعت میں سب برابر ہیں اور عطایا میں بقدر اس کے بجالاتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہو۔

٣ ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : نَحْنُ فِي الْأَمْرِ وَالْفَهْمِ وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ نَجْرِي مَجْرًى وَاحِداً ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ عَلِيٌّ فَلَهُمَا فَضْلُهُمَا.

۳۔فرمایا، امام جعفرصادق علیہ السلام نے ہم امر و فہم اور حلال و حرام میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں لیکن رسول اللہ صلعم اور علیؑ دونوں کو فضیلت حاصل ہے۔

اٹھاونواں باب

ہر امام اپنے بعد آنے والے امام کو پہچانتا ہے اور آیہ ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اھلھا آئمہ کی شان میں ہے

(بَابُ) ۵۸

أَنَّ الْإِمَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » فِيهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَزَلَتْ

١ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ عَائِذٍ

عَنِ ابْنِ اُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَ إِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ » قَالَ: إِيَّانَا نساء ۴/۵۸
عَنَىٰ ، أَنْ يُؤَدِّيَ الْأَوَّلُ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ الْكُتُبَ وَالْعِلْمَ وَالسِّلَاحَ « وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ
تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ » الَّذِي فِي أَيْدِيكُمْ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ » إِيَّانَا عَنَىٰ خَاصَّةً ، أَمَرَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِطَاعَتِنَا، نساء ۴/۵۹
فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَازُعاً فِي أَمْرٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَ إِلَى الرَّسُولِ وَ إِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ، كَذَا نَزَلَتْ
وَ كَيْفَ يَأْمُرُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ وُلَاةِ الْأَمْرِ وَ يُرَخِّصُ فِي مُنَازَعَتِهِمْ ؟! إِنَّمَا قِيلَ ذٰلِكَ لِلْمَأْمُورِينَ
الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ: « أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ».

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ امانتوں کو اس کے اہل کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے حکم دو۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں یعنے پہلا امام اپنے بعد والے امام کو کتابیں، علم اور ہتھیار جو امانت الٰہیہ ہیں سپرد کر دے اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو از روئے انصاف فیصلہ کرو پھر خدا نے لوگوں سے کہا۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی "، یعنی ہماری خاص کر اطاعت فرض ہے تمام مومنین پر تا قیامت۔ پھر فرماتا ہے اگر تم کو کسی امر میں جھگڑے کا خوف ہو تو رجوع کرو اللہ رسول اور اپنے اولی الامر کی طرف، اگر والیان امر اور رعایا کے درمیان جھگڑا مراد ہوتا (جیسا کہ اہلِ سنت کہتے ہیں) تو کیسے ممکن تھا کہ والیان امر کی اطاعت کا حکم بھی دیتا اور پھر ان کو جھگڑے میں شریک بھی کرتا یہ تو ان مامورین کے لئے ہے جن سے کہا گیا ہے کہ تم اطاعت کرو اللہ اور رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔

۲ ۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَأَلْتُ الرِّضَا عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا » قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ يُؤَدِّيَ الْإِمَامُ الْأَمَانَةَ إِلَىٰ مَنْ بَعْدَهُ وَلَا يَخُصَّ بِهَا غَيْرَهُ وَلَا يَزْوِيهَا عَنْهُ.

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کر دو۔ فرمایا اس سے مراد آئمہ ہیں آئمہ آل محمدؐ اور ان کو حکم ہے کہ ہر امام اپنے بعد والے امام کو اسرار الٰہیہ تعلیم دے اور ان کے سوا کسی اور کو اس سے مخصوص نہ کرے اور نہ اس سے اس امانت کو پوشیدہ رکھے۔

٣ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ يُؤَدِّي الْإِمَامُ إِلَى الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَخُصُّ بِهَا غَيْرَهُ وَلَا يَزْوِيهَا عَنْهُ .

٣۔ فرمایا۔ امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچا دو۔ اس سے مراد امام ہیں کہ ہر امام اپنے بعد والے کو امانت الٰہیہ پہنچا دے اور اس کے سوا دوسرے کو نہ دے اور نہ اس سے پوشیدہ رکھے

٤ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَبْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَاعَبْدِاللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » قَالَ : أَمَرَاللهُ الْإِمَامَ الْأَوَّلَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ.

٤۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ "ان اللہ یامرکم" الخ۔ فرمایا خدا نے امام اوّل کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرار امامت اپنے بعد والے امام کے سپرد کر دے اور وہ شے اسے دے دے جو اس کے پاس ہے

٥ـ مُحَمَّدُبْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِبْنِ رَزِينٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : لَايَمُوتُ الْإِمَامُ حَتَّى يَعْلَمَ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي [إِلَيْهِ].

٥۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور اس کو وصیت کرتا ہے۔

٦ـ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ [ابْنِ] أَبِي عُثْمَانَ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ فَيُوصِي إِلَيْهِ.

٦۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور وصیت کرتا ہے۔

٧ـ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ قَالَ: مَامَاتَ عَالِمٌ حَتَّىٰ يُعْلِمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَىٰ مَنْ يُوصِي؟.

۷۔ فرمایا: امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی امام رحلت فرماتا ہے تو اللہ اس کو بتا دیتا ہے کہ اس کا وصی کون ہے

انسٹھواں باب

امامت عہد الٰہی ہے یکے بعد دیگرے

(باب) ۵۹

أَنَّ الْإِمَامَةَ عَهْدٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْهُودٌ مِنْ وَاحِدٍ إِلَىٰ وَاحِدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ فَذَكَرُوا الْأَوْصِيَاءَ وَذَكَرْتُ إِسْمَاعِيلَ، فَقَالَ: لَا وَاللهِ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا ذَاكَ إِلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يُنْزِلُ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ.

۱۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ لوگوں نے اوصیاء کا ذکر کیا میں نے اسماعیل (حضرت کے بڑے صاحبزادے جن کو داؤدی بوہرے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد امام مانتے ہیں) کا ذکر کیا۔ فرمایا نہیں۔ اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) ایسا نہیں ہے یہ اختیار اللہ کو ہے اس نے ایک کے بعد دوسرے کا نام نازل کر دیا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ ؑ يَقُولُ: أَتَرَوْنَ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَىٰ مَنْ يُرِيدُ؟! لَا وَاللهِ وَلٰكِنْ عَهْدٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ لِرَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَىٰ صَاحِبِهِ. الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَىٰ، عَنْ مِنْهَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ ؑ مِثْلَهُ.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وصیت کرنے والا ہم میں سے جس کو چاہتا ہے وصیت کرتا ہے بخدا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ عہد ہے اللہ اور رسولؐ کا۔ ایک شخص کے بعد دوسرے کے لیے یہاں تک

کہ امر امامت صاحب امر تک منتہی ہو۔

٣. الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَيْثَمِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْإِمَامَةَ عَهْدٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مَعْهُودٌ لِرِجَالٍ مُسَمَّيْنَ، لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَزْوِيَهَا عَنِ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ، إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنِ اتَّخِذْ وَصِيّاً مِنْ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِي أَنْ لَا أَبْعَثَ نَبِيّاً إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ مِنْ أَهْلِهِ وَكَانَ لِدَاوُدَ عليه السلام أَوْلَادٌ عِدَّةٌ وَ فِيهِمْ غُلَامٌ كَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَ دَاوُدَ وَ كَانَ لَهَا مُحِبّاً فَدَخَلَ دَاوُدُ عليه السلام عَلَيْهَا حِينَ أَتَاهُ الْوَحْيُ فَقَالَ لَهَا: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ يَأْمُرُنِي أَنْ أَتَّخِذَ وَصِيّاً مِنْ أَهْلِي، فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: فَلْيَكُنِ ابْنِي، قَالَ: ذٰلِكَ أُرِيدُ، وَ كَانَ السَّابِقُ فِي عِلْمِ اللهِ الْمَحْتُومِ عِنْدَهُ أَنَّهُ سُلَيْمَانُ، فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَى دَاوُدَ: أَنْ لَا تَعْجَلْ دُونَ أَنْ يَأْتِيَكَ أَمْرِي، فَلَمْ يَلْبَثْ دَاوُدُ أَنْ وَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي الْغَنَمِ وَالْكَرْمِ فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ أَنِ اجْمَعْ وُلْدَكَ فَمَنْ قَضَى بِهٰذِهِ الْقَضِيَّةِ فَأَصَابَ فَهُوَ وَصِيُّكَ مِنْ بَعْدِكَ، فَجَمَعَ دَاوُدُ عليه السلام وُلْدَهُ، فَلَمَّا أَنْ قَصَّ الْخَصْمَانِ قَالَ سُلَيْمَانُ عليه السلام: يَا صَاحِبَ الْكَرْمِ! مَتَى دَخَلَتْ غَنَمُ هٰذَا الرَّجُلِ كَرْمَكَ؟ قَالَ: دَخَلَتْهُ لَيْلاً، قَالَ: قَدْ قَضَيْتُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْغَنَمِ! بِأَوْلَادِ غَنَمِكَ وَ أَصْوَافِهَا فِي عَامِكَ هٰذَا ثُمَّ قَالَ لَهُ دَاوُدُ: فَكَيْفَ لَمْ تَقْضِ بِرِقَابِ الْغَنَمِ وَقَدْ قَوَّمَ ذٰلِكَ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ ثَمَنُ الْكَرْمِ قِيمَةَ الْغَنَمِ؟ فَقَالَ سُلَيْمَانُ: إِنَّ الْكَرْمَ لَمْ يُجْتَثَّ مِنْ أَصْلِهِ إِنَّمَا أُكِلَ حِمْلُهُ وَ هُوَ عَائِدٌ فِي قَابِلٍ، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ: إِنَّ الْقَضَاءَ فِي هٰذِهِ الْقَضِيَّةِ مَا قَضَى سُلَيْمَانُ بِهِ، يَا دَاوُدُ! أَرَدْتَ أَمْراً وَ أَرَدْنَا أَمْراً غَيْرَهُ، فَدَخَلَ دَاوُدُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَرَدْنَا أَمْراً وَ أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْراً غَيْرَهُ وَلَمْ يَكُنْ إِلَّا مَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَدْ رَضِينَا بِأَمْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَلَّمْنَا. وَ كَذٰلِكَ الْأَوْصِيَاءُ عليهم السلام، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَعَدَّوْا بِهٰذَا الْأَمْرِ فَيُجَاوِزُونَ صَاحِبَهُ إِلَى غَيْرِهِ.

قَالَ الْكُلَيْنِيُّ مَعْنَى الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ: أَنَّ الْغَنَمَ لَوْ دَخَلَتِ الْكَرْمَ نَهَاراً، لَمْ يَكُنْ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ شَيْءٌ لِأَنَّ لِصَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يُسَرِّحَ غَنَمَهُ بِالنَّهَارِ تَرْعَى وَ عَلَى صَاحِبِ الْكَرْمِ حِفْظُهُ وَعَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يَرْبِطَ غَنَمَهُ لَيْلاً وَلِصَاحِبِ الْكَرْمِ أَنْ يَنَامَ فِي بَيْتِهِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امامت خدا کی طرف سے ایک عہد ہے خدا نے نام بنام کچھ لوگوں کو معین کر دیا ہے امام کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ اس سے پوشیدہ رکھے جو اس کے بعد ہونے والا امام ہے خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ اپنے خاندان سے ایک شخص کو اپنا وصی بنائیں اور فرمایا۔ میرے علم میں یہ گذر چکا ہے کہ جب کسی نبی کو بھیجوں گا تو اس کے خاندان سے اس کا ایک وصی بھی بناؤں گا اور داؤد کے بہت سے بیٹے تھے ان میں ایک لڑکا تھا جس کی ماں داؤدؑ کی زوجیت میں تھی اور زندہ تھی داؤد اس سے بہت محبت کرتے تھے جب یہ وحی ہوئی تو انھوں نے اس سے کہا خدا نے یہ وحی کی ہے کہ میں اپنے اہل میں سے کسی کو اپنا وصی بناؤں، ان کی بی بی نے کہا میرے بیٹے کو بنا دیجئے۔ فرمایا۔ ہاں میں بھی یہی چاہتا ہوں اور علم الٰہی میں یہ بات گزر چکی تھی کہ داؤد کے وصی سلیمان ہیں۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ جلدی نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ میرا حکم تمہارے پاس آئے۔ کچھ دیر کے بعد داؤد کے پاس دو آدمی جھگڑا کرتے آئے۔ ایک بکریوں والا تھا دوسرا انگور کے باغ کا مالک، خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اپنی سب اولاد کو جمع کرو اور اس کا فیصلہ پوچھو، جو فیصلہ کر دے وہی تمہارا وصی ہوگا۔ پس داؤد نے سب کو جمع کیا۔ جب ان کے سامنے یہ قضیہ پیش ہوا تو سلیمان نے کہا اے انگور والے بکریاں تیرے کھیت میں کب آئی تھیں۔ اس نے کہا۔ رات کو، فرمایا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ بکریوں والا اس سال بکریوں کے بچے اور اون تجھے دے، داؤد نے کہا یہ کیسے، کیوں یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ یہ سب بکریاں انگور والے کو دے دی جائیں علماء بنی اسرائیل اسی فیصلے کو حق جانتے ہیں جناب سلیمان نے کہا۔ ان بکریوں نے انگور کے درخت جڑ سے نہیں اکھاڑے ہیں صرف انگور کھائے ہیں آئندہ سال وہ پھر آجائیں گے یعنی نقصان صرف ایک سال کے منافع کا ہے لہٰذا اسے بکریوں کے بچوں اور اون سے پورا کر دیا جائے گا۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اس قضیہ کا فیصلہ یہی ہے جو سلیمانؑ نے کیا ہے اے داؤدؑ ایک امر کا ارادہ میں نے کیا۔ اور ایک امر کا تم نے (میرا ارادہ پورا ہوا) داؤد اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ ہم نے ایک ارادہ کیا اور اس کے علاوہ خدا نے ارادہ کیا اور اصلی ارادہ اللہ ہی کا ہے ہم نے اس کو تسلیم کر لیا۔ امام نے فرمایا۔ بس یہی صورت اوصیاء کی ہے اس معاملے میں امر الٰہی سے تجاوز نہیں کرتے اور معین وصی کے سوا دوسرے کو نہیں بناتے۔

توضیح - کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حدیث اوّل میں بکریوں کے دن کو انگوروں کے کھیت میں داخل ہونے کو اس لئے پوچھا گیا تھا اگر ایسا ہوتا تو بکریوں والے پر [illegible] ہوتا اس لئے کہ بکری والے کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بکریاں دن میں چرائے اور کھیت والے کا یہ فرض ہے کہ وہ [illegible] کی حفاظت کرے اور رات کو بکریوں والے کو چاہیئے کہ وہ ان کو باندھے کھیت والے کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر میں سوئے۔

٤ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ [illegible] ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ جَمِيلٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : أَتَرَوْنَ أَنَّ الْمُوصِيَ مِنَّا يُوصِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ ؟! لَا وَاللهِ وَلَكِنَّهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى رَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہے وصیت کر دے بلکہ وہ عہد ہے رسول اللہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر ختم کر دے۔

ساٹھواں باب

آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کرینگے مگر وہی جو عہد خدا ہے اور وہ امر خدا سے تجاوز نہیں کرتے

(بَابُ) ۶۰

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَفْعَلُوْا شَيْئاً وَلَا يَفْعَلُوْنَ اِلَّا بِعَهْدٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَمْرٍ مِنْهُ لَا يَتَجَاوَزُوْنَهُ

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْوَصِيَّةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ كِتَاباً، لَمْ يُنْزَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله كِتَابٌ مَخْتُومٌ إِلَّا الْوَصِيَّةَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام: يَا مُحَمَّدُ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ فِي أُمَّتِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِي يَا جَبْرَئِيلُ؟ قَالَ: نَجِيبُ اللّٰهِ مِنْهُمْ وَذُرِّيَّتُهُ لِيَرِثَكَ عِلْمَ النُّبُوَّةِ كَمَا وَرَّثَهُ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام وَ مِيرَاثُهُ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَذُرِّيَّتِكَ مِنْ صُلْبِهِ، قَالَ: وَكَانَ عَلَيْهَا خَوَاتِيمُ، قَالَ: فَفَتَحَ عَلِيٌّ عليه السلام الْخَاتَمَ الْأَوَّلَ وَ مَضَى لِمَا فِيهَا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّانِيَ وَمَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ فِيهَا فَلَمَّا تُوُفِّيَ الْحَسَنُ وَمَضَى، فَتَحَ الْحُسَيْنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّالِثَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ قَاتِلْ فَاقْتُلْ وَتُقْتَلُ وَاخْرُجْ بِأَقْوَامٍ لِلشَّهَادَةِ لَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ، قَالَ: فَفَعَلَ عليه السلام، فَلَمَّا مَضَى دَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَبْلَ ذٰلِكَ، فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الرَّابِعَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ اصْمُتْ وَأَطْرِقْ لِمَا حُجِبَ الْعِلْمُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ مَضَى دَفَعَهَا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الْخَامِسَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ فَسِّرْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى وَصَدِّقْ أَبَاكَ وَوَرِّثِ ابْنَكَ وَاصْطَنِعِ الْأُمَّةَ وَقُمْ بِحَقِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلِ الْحَقَّ فِي الْخَوْفِ وَالْأَمْنِ وَلَا تَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ، فَفَعَلَ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ؟ قَالَ: فَقَالَ: مَا بِي إِلَّا أَنْ تَذْهَبَ يَا مُعَاذُ فَتَرْوِيَ عَلَيَّ[1] قَالَ: فَقُلْتُ: أَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ آبَائِكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہے وصیت کر دے بلکہ وہ عہد ہے رسول اللہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر پر ختم کر دے۔

ساٹھواں باب

آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کرینگے مگر وہی جو عہد خدا ہے اور وہ امر خدا سے تجاوز نہیں کرتے

(بَابُ) ٦٠

اَنَّ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَفْعَلُوا شَيْئاً وَلَا يَفْعَلُونَ اِلَّا بِعَهْدٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ اَمْرٍ مِنْهُ لَا يَتَجَاوَزُونَهُ

١ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْوَصِيَّةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ كِتَاباً، لَمْ يُنْزَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم كِتَابٌ مَخْتُومٌ إِلَّا الْوَصِيَّةَ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام: يَا مُحَمَّدُ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ فِي أُمَّتِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَيُّ أَهْلِ بَيْتِي يَا جَبْرَئِيلُ؟ قَالَ: نَجِيبُ اللهِ مِنْهُمْ وَذُرِّيَّتُهُ لِيَرِثَكَ عِلْمَ النُّبُوَّةِ كَمَا وَرَّثَهُ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام وَ مِيرَاثُهُ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَذُرِّيَّتِكَ مِنْ صُلْبِهِ، قَالَ: وَكَانَ عَلَيْهَا خَوَاتِيمُ، قَالَ: فَفَتَحَ عَلِيٌّ عليه السلام الْخَاتَمَ الْأَوَّلَ وَ مَضَى لِمَا فِيهَا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّانِيَ وَمَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ فِيهَا فَلَمَّا تُوُفِّيَ الْحَسَنُ وَمَضَى، فَتَحَ الْحُسَيْنُ عليه السلام الْخَاتَمَ الثَّالِثَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ قَاتِلْ فَاقْتُلْ وَتُقْتَلُ وَاخْرُجْ بِأَقْوَامٍ لِلشَّهَادَةِ لَاشَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ، قَالَ: فَفَعَلَ عليه السلام، فَلَمَّا مَضَى دَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَبْلَ ذٰلِكَ، فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الرَّابِعَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنِ اصْمُتْ وَأَطْرِقْ لِمَا حُجِبَ الْعِلْمُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ مَضَى دَفَعَهَا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَفَتَحَ الْخَاتَمَ الْخَامِسَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنْ فَسِّرْ كِتَابَ اللهِ تَعَالَى وَصَدِّقْ أَبَاكَ وَوَرِّثِ ابْنَكَ وَاصْطَنِعِ الْأُمَّةَ وَقُمْ بِحَقِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلِ الْحَقَّ فِي الْخَوْفِ وَالْأَمْنِ وَلَا تَخْشَ إِلَّا اللهَ، فَفَعَلَ، ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ؟ قَالَ: فَقَالَ: مَا بِي إِلَّا أَنْ تَذْهَبَ يَا مُعَاذُ فَتَرْوِيَ عَلَيَّ[1] قَالَ: فَقُلْتُ: أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ آبَائِكَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ

مِنْ عَقِبِكَ مِثْلَهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ ، قَالَ: قَدْ فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ يَامُعَاذُ، قَالَ: فَقُلْتُ : فَمَنْ هُوَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ: هٰذَا الرَّاقِدُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ - وَهُوَ رَاقِدٌ .

۱- فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے وصیت نامہ نازل کیا بصورت کتاب اور آنحضرت پر سوائے اس وصیت نامہ کے کوئی تحریر مہر شدہ نازل نہیں ہوئی، جبرئیل نے کہا، اے محمدؐ یہ وصیت نامہ ہے تمہاری امت کے لئے تمہارے اہل بیت کے بارے میں رسول اللہ نے پوچھا اے جبرئیل! میرے اہل بیت کون ہیں؟ انھوں نے کہا ان میں کا نجیب اور اس کی ذریت تاکہ وہ وارث ہوں تمہارے علم نبوت میں جیساکہ تم کو اس کا وارث ابراہیم نے بنایا اور یہ میراث علی کے لئے ہے اور ان کی اولاد کے لئے جو ان کے صلب سے ہو اور انہی پر خاتمہ ہے پس علیؑ نے پہلی مہر کو کھولا اور اس میں جو کچھ تھا اس پر اطلاع پائی پھر امام حسنؑ نے دوسری مہر کو توڑا اور جو کچھ اس میں تھا اس کو پڑھا۔ جب امام حسنؑ کا انتقال ہوا تو تیسری مہر کو امام حسینؑ نے کھولا اس میں تھا قتال کرو دشمنوں سے اور قتل ہو جاؤ اور ایک قوم کو لے کر شہادت کے لئے نکلو پس حضرت نے ایسا ہی کیا۔ جب انھوں نے شہادت پائی تو وہ وصیت نامہ علی بن حسین کو دے دیا۔ انھوں نے چوتھی مہر توڑی لکھا تھا چپ رہو اور رضائے الٰہی میں سر جھکائے رہو کیونکہ علم حجاب میں ہے۔ جب انھوں نے وفات پائی تو وہ تحریر امام محمد باقر علیہ السلام کو ملی، آپؑ نے پانچویں مہر توڑی اس میں تھا کتاب خدا کی تفسیر بیان کرو اور اپنے آباد اجداد کی تصدیق کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا وارث بناؤ، امت سے نیکی کرو اور اللہ کے حق کے اثبات کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور خوف اور امن ہر حالت میں حق کہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو پس حضرت نے ایسا ہی کیا اسکے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بعد والے کو دیا۔ میں نے کہا (راوی) وہ آپؑ ہیں فرمایا۔ مجھے یہی کہنا ہے کہ تم جاؤ اور مجھ سے روایت کرو میں نے کہا میں یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح خدا نے آپ کو اور آپؑ کے آبا کو امامت عطا فرمائی ہے کیا آپ کے بعد بھی مرنے سے پہلے وصایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فرمایا۔ اے معاذ خدا نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا آپ کے بعد کون ہوگا۔ فرمایا۔ یہ سونے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبد صالح (امام محمد باقر علیہ السلام) کی طرف جو سو رہے تھے۔

۲- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ(۲) عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله كِتَاباً قَبْلَ وَفَاتِهِ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى النَّجَبَةِ مِنْ أَهْلِكَ ، قَالَ: وَمَا النَّجَبَةُ يَا جَبْرَئِيلُ ؟ فَقَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوُلْدُهُ عليهم السلام ، وَكَانَ عَلَى الْكِتَابِ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَأَمَرَهُ أَنْ يَفُكَّ خَاتَماً مِنْهُ وَيَعْمَلَ بِمَا فِيهِ ، فَفَكَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ

مِنْ عَقِبِكَ مِثْلَهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ ، قَالَ: قَدْ فَعَلَ اللهُ ذٰلِكَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ: فَقُلْتُ : فَمَنْ هُوَ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ: هٰذَا الرَّاقِدُ ـ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ ـ وَهُوَ رَاقِدٌ .

۱۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے وصیت نامہ نازل کیا بصورت کتاب اور آنحضرت پر سوائے اس وصیت نامہ کے کوئی تحریر مہر شدہ نازل نہیں ہوئی۔ جبرئیل نے کہا اے محمدؐ یہ وصیت نامہ ہے تمہاری امت کے لئے تمہارے اہل بیت کے بارے میں رسول اللہ نے پوچھا اے جبرئیل! میرے اہل بیت کون ہیں؟ انھوں نے کہا ان میں کا نجیب اور اس کی ذریت تاکہ وہ وارث ہوں تمہارے علمِ نبوت میں جیسا کہ تم کو اس کا وارث ابراہیم نے بنایا اور یہ میراث علی کے لئے ہے اور ان کی اولاد کے لئے جو ان کے صلب سے ہو اور انہی پر خاتمہ ہے پس علیؑ نے پہلی مہر کو کھولا اور اس میں جو کچھ تھا اس پر اطلاع پائی پھر امام حسنؑ نے دوسری مہر کو توڑا اور جو کچھ اس میں تھا اس کو پڑھا۔ جب امام حسنؑ کا انتقال ہوا تو تیسری مہر کو امام حسینؑ نے کھولا اس میں تھا قتال کرو دشمنوں سے اور قتل ہو جاؤ اور ایک قوم کو لے کر شہادت کے لئے نکلو پس حضرت نے ایسا ہی کیا۔ جب انھوں نے شہادت پائی تو وہ وصیت نامہ علی بن حسین کو دے دیا۔ انھوں نے چوتھی مہر توڑی لکھا تھا چپ رہو اور رضائے الٰہی میں سر جھکائے رہو کیونکہ علم حجاب میں ہے۔ جب انھوں نے وفات پائی تو وہ تحریر امام محمد باقر علیہ السلام کو ملی، آپؑ نے پانچویں مہر توڑی اس میں تھا کتاب خدا کی تفسیر بیان کرو اور اپنے آبا و اجداد کی تصدیق کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا وارث بناؤ، امت سے نیکی کرو اور اللہ کے حق کے اثبات کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور خوف اور امن ہر حالت میں حق کہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو پس حضرت نے ایسا ہی کیا اسکے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بعد والے کو دیا۔ میں نے کہا (راوی) وہ آپؑ میں فرمایا۔ مجھے یہی کہنا ہے کہ تم جاؤ اور مجھ سے روایت کرو میں نے کہا میں یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح خدا نے آپ کو اور آپؑ کے آبا کو امامت عطا فرمائی ہے کیا آپ کے بعد بھی مرنے سے پہلے وصایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فرمایا۔ اے معاذ خدا نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا آپ کے بعد کون ہو گا۔ فرمایا۔ یہ سونے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبد صالح (امام محمد باقر علیہ السلام) کی طرف جو سو رہے تھے۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْعُمَرِيِّ (۲) عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ صلى الله عليه وآله كِتَاباً قَبْلَ وَفَاتِهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هٰذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى النُّجَبَةِ مِنْ أَهْلِكَ ، قَالَ: وَمَا النُّجَبَةُ يَا جَبْرَئِيلُ ؟ فَقَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوُلْدُهُ عليهم السلام ، وَكَانَ عَلَى الْكِتَابِ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ فَدَفَعَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَأَمَرَهُ أَنْ يَفُكَّ خَاتَماً مِنْهُ وَيَعْمَلَ بِمَا فِيهِ ، فَفَكَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ

أُخْرُجْ بِقَوْمٍ إِلَى الشَّهَادَةِ ، فَلَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ وَاشْرِ نَفْسَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ أَطْرِقْ وَاصْمُتْ ، وَالْزَمْ مَنْزِلَكَ وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام ، فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَ أَفْتِهِمْ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لَا سَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ [فَفَعَلَ] ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَفَكَّ خَاتَماً فَوَجَدَ فِيهِ حَدِّثِ النَّاسَ وَأَفْتِهِمْ وَانْشُرْ عُلُومَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَصَدِّقْ آبَاءَكَ الصَّالِحِينَ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ فِي حِرْزٍ وَأَمَانٍ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عليه السلام وَ كَذَلِكَ يَدْفَعُهُ مُوسَى إِلَى الَّذِي بَعْدَهُ ثُمَّ كَذَلِكَ إِلَى قِيَامِ الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے نبیؐ کی وفات سے پہلے ایک کتاب نازل کی اور فرمایا اے محمدؐ یہ ہماری وصیت ہے تمہارے اہل جو نجبار ہیں۔ ان کے لئے حضرت نے فرمایا اے جبرئیل وہ کون ہیں انھوں نے کہا علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد اس کتاب پر مہریں لگی ہوئی تھیں سونے کی، وہ کتاب، آنحضرت نے امیر المومنین کو دے دی اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک مہر کو توڑیں اور جو لکھا ہے اس پر عمل کریں امیر المومنین نے ایک مہر کو توڑا اور حسب ہدایت عمل کیا۔ پھر اسے امام حسنؑ کو دیدیا ایک مہر انھوں نے توڑی اور عمل کیا پھر انھوں نے اپنی مرگ کے وقت امام حسینؑ کو دے دی۔ انھوں نے تیسری مہر توڑی اس میں لکھا تھا ایک گروہ کے ساتھ شہادت کے لئے نکلو ان کی شہادت تمہارے ہی ساتھ ہے اور راہ خدا میں اپنا نفس بیچ ڈالو، پس انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ کتاب علی بن الحسین کو دے دی گئی انھوں نے چوتھی مہر کو توڑا اس میں لکھا تھا کہ سر تسلیم خم کرو خموشی کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھ کے مرتے دم تک عبادت خدا کرو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اسے دیا اپنے فرزند امام محمد باقر کو انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں دیکھا، لوگوں سے احادیث بیان کرو اور ان کو فتویٰ دو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم پر کسی کو قابو حاصل نہ ہوگا انھوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ ان کے فرزند امام جعفر صادق کو ملی انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا احادیث کو بیان کرو اور فتویٰ دو اور علوم اہلبیتؑ کو نشر کرو اور تصدیق کرو اپنے آباء صالحین کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم اس کی پناہ میں ہو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر انھوں نے امام موسیٰ کاظم کو وہ کتاب دی پھر اسی طرح ہوتا رہیگا قیام امام مہدیؑ تک۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِئَابٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ الْكُنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام وَ خُرُوجِهِمْ وَ قِيَامِهِمْ بِدِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظَّفَرِ بِهِمْ حَتَّى قُتِلُوا وَغُلِبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا حُمْرَانُ ، إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى [قَدْ] كَانَ

قَدَّرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَضَاهُ وَأَمْضَاهُ وَحَتَمَهُ، ثُمَّ أَجْرَاهُ، فَبِتَقَدُّمِ عِلْمِ ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَامَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَبِعِلْمٍ صَمَتَ مَنْ صَمَتَ مِنَّا.

۳۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ نے غور کیا حضرت علیؑ اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کے واقعات پر، ان کا نکلنا اور دین خدا کی حفاظت پر قائم رہنا اور جو مصیبت ان کو باغیوں اور رشیا طین الانس کے ہاتھ سے بصورت قتل اور غلبہ پہنچیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حمران! یہ امور قضا و قدر الٰہی سے متعلق ہیں اسی کے حکم و مشیت سے ان کا اجرا ہوا ان امور کا علم ان کو رسول اللہ کے ذریعہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا اس پر علیؑ و حسنؑ و حسینؑ قائم رہے اور جن کے لئے ہم میں سے خاموشی زندگی کا حکم تھا خاموش رہے۔

٤ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسْتَفَادِ أَبِي مُوسَى الضَّرِيرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَلَيْسَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَاتِبَ الْوَصِيَّةِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُمْلِي عَلَيْهِ وَجَبْرَئِيلُ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ عليهم السلام شُهُودٌ؟ قَالَ: فَأَطْرَقَ طَوِيلاً ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! قَدْ كَانَ مَا قُلْتَ وَلٰكِنْ حِينَ نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ الْأَمْرُ، نَزَلَتِ الْوَصِيَّةُ مِنْ عِنْدِ اللهِ كِتَاباً مُسَجَّلاً، نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ مَعَ أُمَنَاءِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! مُرْ بِإِخْرَاجِ مَنْ عِنْدَكَ إِلَّا وَصِيَّكَ، لِيَقْبِضَهَا مِنَّا وَتُشْهِدَنَا بِدَفْعِكَ إِيَّاهَا إِلَيْهِ ضَامِناً لَهَا ـ يَعْنِي عَلِيّاً عليه السلام ـ؛ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِخْرَاجِ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ مَا خَلَا عَلِيّاً عليه السلام؛ وَفَاطِمَةُ فِيمَا بَيْنَ السِّتْرِ وَالْبَابِ، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: هٰذَا كِتَابُ مَا كُنْتُ عَهِدْتُ إِلَيْكَ وَشَرَطْتُ عَلَيْكَ وَشَهِدْتُ بِهِ عَلَيْكَ وَأَشْهَدْتُ بِهِ عَلَيْكَ مَلَائِكَتِي وَكَفَى بِي يَا مُحَمَّدُ شَهِيداً، قَالَ: فَارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا جَبْرَئِيلُ! رَبِّي هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَإِلَيْهِ يَعُودُ السَّلَامُ صَدَقَ ـ عَزَّ وَجَلَّ ـ وَبَرَّ، هَاتِ الْكِتَابَ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِدَفْعِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: اِقْرَأْهُ، فَقَرَأَهُ حَرْفاً حَرْفاً، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! هٰذَا عَهْدُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيَّ وَشَرْطُهُ عَلَيَّ وَأَمَانَتُهُ، وَقَدْ بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ وَأَدَّيْتُ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: وَأَنَا أَشْهَدُ لَكَ [بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي] بِالْبَلَاغِ وَالنَّصِيحَةِ وَالتَّصْدِيقِ عَلَى مَا قُلْتَ وَيَشْهَدُ لَكَ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي، فَقَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام: وَأَنَا لَكُمَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ! أَخَذْتَ وَصِيَّتِي وَعَرَفْتَهَا وَضَمِنْتَ لِلّٰهِ وَلِيَ الْوَفَاءَ بِمَا فِيهَا؟ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: نَعَمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي عَلَيَّ ضَمَانُهَا وَعَلَى اللهِ عَوْنِي

وَتَوْفِيقِي عَلىٰ أَدائِها ، فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : يا عَلِيُّ إِنِّي اُرِيدُ أَنْ اُشْهِدَ عَلَيْكَ بِمُوافاتِي بِها يَوْمَ الْقِيامَةِ ، فَقالَ عَلِيٌّ عليه السلام : نَعَمْ أَشْهِدْ ، فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّ جَبْرَئِيلَ وَمِيكائِيلَ فِيما بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْآنَ وَ هُما حاضِرانِ مَعَهُما الْمَلائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ لِاُشْهِدَهُمْ عَلَيْكَ ، فَقالَ : نَعَمْ لِيَشْهَدُوا وَ أَنا ـ بِأَبِي أَنْتَ وَاُمِّي ـ اُشْهِدُهُمْ ، فَأَشْهَدَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكانَ فِيمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ بِأَمْرِ جَبْرَئِيلَ عليه السلام فِيما أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ قالَ لَهُ : يا عَلِيُّ ! تَفِي بِما فِيها مِنْ مُوالاةِ مَنْ والَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَ الْبَراءَةِ وَالْعَداوَةِ لِمَنْ عادَى اللهَ وَرَسُولَهُ وَالْبَراءَةِ مِنْهُمْ عَلَى الصَّبْرِ مِنْكَ [وَ] عَلىٰ كَظْمِ الْغَيْظِ وَعَلىٰ ذَهابِ حَقِّكَ وَغَصْبِ خُمْسِكَ وَانْتِهاكِ حُرْمَتِكَ ؟ فَقالَ : نَعَمْ يا رَسُولَ اللهِ ! فَقالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ جَبْرَئِيلَ عليه السلام يَقُولُ لِلنَّبِيِّ : يا مُحَمَّدُ ! عَرِّفْهُ أَنَّهُ يُنْتَهَكُ الْحُرْمَةُ وَهِيَ حُرْمَةُ اللهِ وَحُرْمَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَلىٰ أَنْ تُخْضَبَ لِحْيَتُهُ مِنْ رَأْسِهِ بِدَمٍ عَبِيطٍ قالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : فَصَعِقْتُ حِينَ فَهِمْتُ الْكَلِمَةَ مِنَ الْأَمِينِ جَبْرَئِيلَ حَتّىٰ سَقَطْتُ عَلىٰ وَجْهِي وَقُلْتُ : نَعَمْ قَبِلْتُ وَرَضِيتُ وَإِنِ انْتَهَكَتِ الْحُرْمَةُ وَعُطِّلَتِ السُّنَنُ وَمُزِّقَ الْكِتابُ وَهُدِّمَتِ الْكَعْبَةُ وَخُضِبَتْ لِحْيَتِي مِنْ رَأْسِي بِدَمٍ عَبِيطٍ صابِراً مُحْتَسِباً أَبَداً حَتّىٰ أَقْدَمَ عَلَيْكَ ، ثُمَّ دَعا رَسُولُ اللهِ ﷺ فاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأَعْلَمَهُمْ مِثْلَ ما أَعْلَمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقالُوا مِثْلَ قَوْلِهِ فَخُتِمَتِ الْوَصِيَّةُ بِخَواتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ ، لَمْ تَمَسَّهُ النّارُ وَدُفِعَتْ إِلىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، فَقُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : بِأَبِي أَنْتَ وَ اُمِّي أَلا تَذْكُرُ ما كانَ فِي الْوَصِيَّةِ ؟ فَقالَ : سُنَنُ اللهِ وَسُنَنُ رَسُولِهِ ، فَقُلْتُ : أَكانَ فِي الْوَصِيَّةِ تَوَثُّبُهُمْ وَ خِلافُهُمْ عَلىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ؟ فَقالَ : نَعَمْ وَاللهِ شَيْئاً شَيْئاً ، وَ حَرْفاً حَرْفاً ، أَما سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ
يٰس ۳۶/۱۲ عَزَّ وَجَلَّ «إِنّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتىٰ وَنَكْتُبُ ما قَدَّمُوا وَآثارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْناهُ فِي إِمامٍ مُبِينٍ» ؟ وَاللهِ لَقَدْ قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ فاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلامُ : أَلَيْسَ قَدْ فَهِمْتُما ما تَقَدَّمْتُ بِهِ إِلَيْكُما وَقَبِلْتُماهُ ؟ فَقالا : بَلىٰ وَصَبَرْنا عَلىٰ ما ساءَنا وَغاظَنا .

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوانِيِّ زِيادَةٌ (۵) :

۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کیا امیر المومنین نے اس وصیت کو نہیں لکھا اور رسول اللہ نے انھیں نہیں لکھوایا اور جبرئیلؑ اور ملائکہ مقربین اس پر گواہ نہیں ہوئے، حضرت یہ سن کر دیر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا۔ اے ابو الحسنؑ (کنیت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) جو تم نے کہا ایسا ہی ہونا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ پر امرِ رسالت کا نزول ہوا تو خدا نے یہ وصیت بصورت کتاب و دستاویز نازل کی، اسے جبرئیل مع ان ملائکہ کے جو امنا اللہ ہیں لے کر آئے اور جبرئیل نے

کہا۔ اے محمدؐ جو لوگ آپؐ کے پاس ہیں ان کو چلے جانے کا حکم دیجئے۔ سوائے آپ کے وصی کے کوئی نہ رہے تاکہ ہم سے وہ وصیت نامہ لے لیں اور ہم آپؐ کو اس کے دینے پر گواہ بنائیں اور ضامن قرار دیں۔ وصی سے مراد ہمارے علیؑ ہیں پس رسول اللہ نے سب کو ہٹایا سوائے علی و فاطمہؑ کوئی نہ رہا۔ دروازہ اور گھر کے درمیان پردہ حائل تھا۔ جبرئیل نے کہا۔ اے محمدؐ! تمہارا رب سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے یہ وہ نوشتہ ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور شرط کی تھی اس پر میں نے تم کو گواہ بنایا اور تم پر ملائکہ کو گواہ قرار دیا۔ اور اے محمد میرا گواہ ہونا کافی ہے یہ سن کر رسول اللہ کے بدن کا ایک ایک جوڑ کانپنے لگا اور فرمایا اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اسی کی طرف سلامتی لوٹتی ہے میرے معبود نے سچ کہا۔ نوشتہ لاؤ، جبرئیل نے وہ رسول پاک کو دیا اور کہا یہ علی کو دے دیجئے۔ حضرت نے فرمایا لو اے علی اسے پڑھو۔ انھوں نے ایک ایک حرف پڑھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے علی یہ میرے رب کا عہد ہے اور اس کی شرط مجھ سے ہے اور یہ خدا کی امانت ہے میں نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور تم تک پہنچا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور جو کچھ آپؐ نے کہا اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے کان، آنکھ اور میرا خون میرا گوشت گواہی دیتا ہے جبرئیل نے کہا میں تم دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علی تم نے میری وصیت سن لی اور اس کو جان لیا اور اللہ اور میری طرف سے ضامن ہو گئے اس عہد کے وفا کرنے کے۔ حضرت علیؑ نے کہا۔ بے شک میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ضامن ہوں خدا میری مدد کرے اور اس کی ادا پر توفیق دے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علیؑ میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق روز قیامت گواہی دوں۔ حضرت علی نے کہا میں آپؐ کے اس ارادے کا گواہ ہوں رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل میکائیل ملائکہ اور مقربین جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں حضرت علی نے کہا۔ ان کو گواہی دینی چاہیئے میں ان پر گواہ ہوں، پس رسول اللہ نے گواہی دی اور بحکم خدا جبرئیل نے جو شرائط نبی سے بیان کی تھیں اس کی گواہی دی اور فرمایا۔ اے علیؑ اس میں جو کچھ ہے اسے پورا کرو، دوستی رکھو اس سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے اور برائت اور دشمنی رکھو اس سے جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ دشمنی رکھتے ہیں اور صبر کے ساتھ ان سے اپنی برائت کا اظہار کرو اور غصّہ کو پی جاؤ اپنے حق کے ضائع ہونے پر، اپنے خمس کے غصب پر اور اپنی ہتک و حرمت پر۔ حضرت علیؑ نے کہا اچھا یا رسول اللہ! امیرالمومنین فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا کہ میں نے جبرئیل کو رسول اللہ سے کہتے سنا۔ اے محمدؐ! ان کو آگاہ کر دو کہ ان کی ہتک، حرمت اللہ اور اس کے رسول کی ہتک حرمت ہے اور یہ بھی بتا دو کہ ان کی داڑھی ان کے سر کے خون سے خضاب ہو گی امیرالمومنین نے فرمایا۔ ان واقعات کو سن کر مجھے اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ میں اوندھے منہ گر گیا۔ پھر میں نے کہا۔ میں نے ان سب باتوں کو قبول کیا اور ان مصیبتوں پر راضی ہوں اگرچہ ہتک، حرمت ہو اور امر سنت معطل ہو جائے اور کتاب خدا پارہ پارہ ہو۔ کعبہ کو ڈھا دیا جائے اور میری ڈاڑھی میرے سر کے تازہ خون سے خضاب ہو، میں ہمیشہ صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ جاؤں، پھر رسول اللہ نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان واقعات سے جس طرح امیرالمومنین

کہا۔ اے محمدؐ جو لوگ آپؐ کے پاس ہیں ان کو چلے جانے کا حکم دیجئے بسوائے آپ کے وصی کے کوئی نہ رہے تاکہ ہم سے وہ وصیت نامہ لے لیں اور ہم آپؐ کو اس کے دینے پر گواہ بنائیں اور ضامن قرار دیں۔ وصی سے مراد ہمارے علیؑ ہیں پس رسول اللہ نے سب کو ہٹا دیا سوائے علی و فاطمہؑ کوئی نہ رہا۔ دروازہ اور گھر کے درمیان پردہ حائل تھا۔ جبرئیل نے کہا۔ اے محمدؐ! تمہارا رب سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے یہ وہ نوشتہ ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور شرط کی تھی اس پر میں نے تم کو گواہ بنایا اور تم پر ملائکہ کو گواہ قرار دیا۔ اور اے محمد میرا گواہ ہونا کافی ہے یہ سن کر رسول اللہ کے بدن کا ایک ایک جوڑ کانپنے لگا اور فرمایا اے جبرئیل میرے رب پر سلام ہو ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اسی کی طرف سلامتی لوٹتی ہے میرے معبود نے سچ کہا۔ نوشتہ لاؤ، جبرئیل نے وہ رسول پاک کو دیا اور کہا یہ علی کو دے دیجئے۔ حضرت نے فرمایا لو اے علی اسے پڑھو۔ انھوں نے ایک ایک حرف پڑھا۔ آنحضرت نے فرمایا اے علی یہ میرے رب کا عہد ہے اور اس کی شرط مجھ سے ہے اور یہ خدا کی امانت ہے میں نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور تم تک پہنچا دیا۔ حضرت علی نے فرمایا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے تبلیغ کر دی نصیحت کر دی اور جو کچھ آپؐ نے کہا اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے کان، آنکھ اور میرا خون میرا گوشت گواہی دیتا ہے جبرئیل نے کہا میں تم دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علی تم نے میری وصیت سن لی اور اس کو جان لیا اور اللہ اور میری طرف سے ضامن ہو گئے اس عہد کے وفا کرنے کے۔ حضرت علیؑ نے کہا۔ بے شک میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں ضامن ہوں خدا میری مدد کرے اور اس کی ادا پر توفیق دے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ اے علیؑ میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق روز قیامت گواہی دوں۔ حضرت علی نے کہا میں آپؐ کے اس ارادے کا گواہ ہوں رسول اللہ نے فرمایا جبرئیل میکائیل ملائکہ اور مقربین جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں حضرت علی نے کہا۔ ان کو گواہی دینی چاہیئے میں ان پر گواہ ہوں، پس رسول اللہ نے گواہی دی اور بحکم خدا جبرئیل نے جو شرائط نبی سے بیان کی تھیں اس کی گواہی دی اور فرمایا۔ اے علیؑ اس میں جو کچھ ہے اسے پورا کرو، دوستی رکھو اس سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے اور برائت اور دشمنی رکھو اس سے جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ دشمنی رکھتے ہیں اور صبر کے ساتھ ان سے اپنی برائت کا اظہار کرو اور غصہ کو پی جاؤ اپنے حق کے ضائع ہونے پر، اپنے خمس کے غصب پر اور اپنی ہتک و حرمت پر۔ حضرت علیؑ نے کہا اچھا یا رسول اللہ! امیرالمومنین فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلایا کہ میں نے جبرئیل کو رسول اللہ سے کہتے سنا۔ اے محمدؐ! ان کو آگاہ کر دو کہ ان کی ہتک، حرمت اللہ اور اس کے رسول کی ہتک حرمت ہے اور یہ بھی بتا دو کہ ان کی داڑھی ان کے سر کے خون سے خضاب ہو گی امیرالمومنین نے فرمایا۔ ان واقعات کو سن کر مجھے اضطراب لاحق ہوا۔ یہاں تک کہ میں اوندھے منہ گر گیا۔ پھر میں نے کہا میں نے ان سب باتوں کو قبول کیا اور ان مصیبتوں پر راضی ہوں اگرچہ ہتک، حرمت ہو اور امر سنت معطل ہو جائے اور کتاب خدا پارہ پارہ ہو۔ کعبہ کو ڈھا دیا جائے اور میری ڈاڑھی میرے سر کے تازہ خون سے خضاب ہو، میں ہمیشہ صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ آپ کے پاس پہنچ جاؤں، پھر رسول اللہ نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان واقعات سے جس طرح امیرالمومنین

کو آگاہ کیا تھا ان کو بھی آگاہ کیا۔ انھوں نے بھی حضرت علیؑ کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد یہ وصیت سونے سے سربمہر کر دی گئی تاکہ آگ کا اثر نہ ہو اور وہ امیر المومنین کو دے دی گئی۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس میں وصیت تھی کیا؟ فرمایا۔ اللہ اور رسولؐ کے طریقے، میں نے کہا کیا وصیت میں یہ بھی تھا کہ لوگ امیر المومنین پر بہ جبر و قہر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کی مخالفت پر کمر باندھیں گے فرمایا ایک ایک چیز ایک ایک حرف، کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ ہم لکھتے ہیں اس چیز کو جو وہ کر چکے ہیں اور ان کے نشانات کو اور ہم نے ہر شئے کا احصا امام مبینؑ میں کر دیا ہے پھر آنحضرتؐ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ سے فرمایا۔ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا۔ تم نے اسے سمجھ لیا اور قبول کر لیا؟ انھوں نے کہا جی ہاں ہم صبر کریں گے ہر اس چیز پر جس سے ہمیں رنج پہنچے یا وہ ہم کو غضب ناک کرنے والی ہو۔

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْبَزَّازِ، عَنْ حَرِيزٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا أَقَلَّ بَقَاءَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَأَقْرَبَ آجَالَكُمْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ مَعَ حَاجَةِ النَّاسِ إِلَيْكُمْ؟! فَقَالَ: إِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا صَحِيفَةً فِيهَا مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مُدَّتِهِ. فَإِذَا انْقَضَى مَا فِيهَا مِمَّا أُمِرَ بِهِ عَرَفَ أَنَّ أَجَلَهُ قَدْ حَضَرَ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَنْعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ[٦] وَأَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَاللهِ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أُعْطِيَهَا، وَفُسِّرَ لَهُ مَا يَأْتِي بِنَعْيٍ وَبَقِيَ فِيهَا أَشْيَاءُ لَمْ تَنْقَضِ، فَخَرَجَ لِلْقِتَالِ وَكَانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ سَأَلَتِ اللهَ فِي نُصْرَتِهِ، فَأَذِنَ لَهَا وَمَكَثَتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتَالِ وَتَتَأَهَّبُ لِذٰلِكَ حَتَّى قُتِلَ فَنَزَلَتْ وَقَدِ انْقَطَعَتْ مُدَّتُهُ وَقُتِلَ عليه السلام، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ أَذِنْتَ لَنَا فِي الْاِنْحِدَارِ وَأَذِنْتَ لَنَا فِي نُصْرَتِهِ، فَانْحَدَرْنَا وَقَدْ قَبَضْتَهُ، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ: أَنِ الْزَمُوا قَبْرَهُ حَتَّى تَرَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ فَانْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ فَإِنَّكُمْ قَدْ خُصِّصْتُمْ بِنُصْرَتِهِ وَبِالْبُكَاءِ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ تَعَزِّياً وَحُزْناً عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ، فَإِذَا خَرَجَ يَكُونُونَ أَنْصَارَهُ.

۵ - حریز سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ آپؑ اہلبیت حضرات کی زندگی کس قدر کم ہوتی ہے حالانکہ لوگوں کی حاجتیں آپ سے وابستہ رہتی ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ سب لکھا ہوتا ہے جس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری ہوتا ہے اور اس میں مدت عمل بھی درج ہوتی ہے پس جب وہ کام ہو چکتے ہیں اور وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت قریب ہوتی ہے تو نبیؐ اکرم صلعم اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو خبر وفات دیتے ہیں اور یہ بتلاتے ہیں کہ پیش خدا اس کا کیا مرتبہ ہے امام حسین علیہ السلام نے اس صحیفہ کو پڑھا اور جو واقعات پیش آنے والے تھے ان کو واضح کیا گیا اور جو واقعات عمل میں آنے سے رہ گئے تھے وہ بھی بتائے۔ پس حضرت جہاد کے لئے نکلے، ملائکہ نے ان کی نصرت کی خواہش

اللہ سے کی، خدانے اجازت دے دی اور اس کے بعد وہ جنگ کی آمادگی کے لئے کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ حضرت شہید ہو گئے تب وہ نازل ہوئے۔ ملائکہ نے کہا پروردگار اس میں کیا مصلحت تھی کہ تو نے ہمیں اُترنے کا حکم دیا اور نصرت کی اجازت دی لیکن جب ہم اترے تو تو نے ان کی روح قبض کرلی۔ خدا نے وحی کی کہ اب تم ان کی قبر پہ رہو یہاں تک کہ تم ان کا خروج دیکھو (اشارہ ہے خروج حضرت حجت کی طرف) پس تم ان کی مدد کرو اور اس پہ گریہ کرو اور جو خدمت تم نہ کر سکے اس پر تم کو میں نے مخصوص کیا اس کی نصرت اور بکا کے لئے پس ملائکہ محرومی نصرت پر رو دئے۔ اب جب رجعت میں وہ خروج کریں گے تو وہ مدد کریں گے

اکسٹھواں باب

وہ اُمور جو واجب کرتے ہیں حُجّت امام علیہ السلام کو

((بَابُ) ٦١

اَلْأُمُورِ الَّتِي تُوجِبُ حُجَّةَ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

١ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: إِذَا مَاتَ الْإِمَامُ بِمَ يُعْرَفُ الَّذِي بَعْدَهُ؟ فَقَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَكْبَرَ وُلْدِ أَبِيهِ وَيَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ، وَ يَقْدَمُ الرَّكْبُ فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ؟ فَيُقَالُ: إِلَى فُلَانٍ، وَالسِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، تَكُونُ الْإِمَامَةُ مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُمَا كَانَ.

١۔ ابوبصیر سے روایت ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا، جب امام مرجائے تو اس کے بعد والے امام کو کیسے پہچانیں، فرمایا۔ امام کے لئے کچھ علامات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکبر اولاد پدر ہو اور اس کی فضیلت اور وصیت ہو اور جب بیرونی مقامات سے لوگ آئیں اور پوچھیں فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا تو لوگ کہہ دیں فلاں کو یعنے اس کے متعلق شہرت بھی ہو، اور نبی کے ہتھیار ہم میں بجائے اس تابوت کے ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا امامت کے پاس یہ ہتھیار ہوتے ہیں چاہے امام کہیں ہو۔

٢ــ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعِرٍ،(١) عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام: اَلْمُتَوَثِّبُ عَلَى هٰذَا الْأَمْرِ الْمُدَّعِي لَهُ، مَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُسْأَلُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ،(٢) قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ تَجْتَمِعْ فِي أَحَدٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ: أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَ يَكُونَ عِنْدَهُ السِّلَاحُ وَ يَكُونَ صَاحِبَ